

ازعدالت عظمیٰ

این اے مالباری اور بروس

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس ، بمبئی

(اے۔ کے۔ سارکر، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

آمدنی ٹیکس - جرمانے - ایک پہلے مکمل حقائق کے انکشاف پر دوسرا - چاہے وہ جائز ہو - انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922) کا
11 دفعہ 28 -

اپیل کنندہ، سورت کی ایک فرم، کی بنگاک میں ایک شاخ تھی، جس میں وہ کپڑے برآمد کرتی تھی، اور شاخ مقامی طور پر خریداری بھی کرتی تھی اور انہیں فروخت کرتی تھی۔ جنگ کے دوران شاخ کا کاروبار رک گیا تھا، لیکن دشمنی کے خاتمے کے بعد اسے دوبارہ شروع کر دیا گیا۔ تشخیص سال 1949-50 کے لیے اپنے واپسی میں اپیل کنندہ نے براؤنچ کا کوئی منافع شامل نہیں کیا، لیکن کہا کہ براؤنچ کی کھاتوں کی کتابیں دستیاب نہیں ہیں، اور اس لیے اس کے منافع کا اندازہ تخمینہ کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ دفعہ 34 یا 35 کے تحت کارروائی کی جاسکے۔ یہ تشخیص سورت کی کتابوں میں ظاہر ہونے والی براؤنچ کو برآمد پر 5 فیصد منافع کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ اسی طرح کا تخمینہ سال 1950-51 کے لیے بھی لگایا گیا تھا۔ سال 1951-52 کے لیے بھی براؤنچ کے کاروباری منافع کو نہیں دکھایا گیا لیکن انکم ٹیکس افسر نے متعلقہ کھاتوں اور کتابوں کو پیش کرنے کے لیے ٹیکس دہندہ کو نوٹس جاری کیا۔ اپیل کنندہ نے یہ وعدہ کرتے ہوئے معافی مانگی کہ اگلے سال 1950 کے ان کھاتوں کو پیش کیا جائے گا۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے براؤنچ کی فروخت اور اس پر خالص منافع کا تخمینہ 5 فیصد لگایا، جس کی رقم 37,500 روپے تھی اور اسی دن اس نے ایک نوٹس جاری کیا کہ 1951-52 کی آمدنی کی تفصیلات چھپانے پر جرمانہ کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے اس پر 20,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا کیونکہ اس کی وضاحت قابل قبول نہیں تھی۔ اس دوران سال 1952-53 کے لیے تشخیص کی کارروائی شروع ہو گئی تھی اور اپیل کنندہ نے بھی ایسا ہی رویہ اختیار کیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر اصرار کر رہا تھا اور اس لیے اپیل گزاروں کو براؤنچ کے کھاتے اور کتابیں پیش کرنی پڑتی تھیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سال 1951-52 کے لیے اپیل گزار نے 1,25,520 روپے کا منافع کمایا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے اپیل گزار کو ایک اور نوٹس جاری کیا جس میں اس بات کی وجہ بتائی گئی کہ سال 1951-52 کے لیے جان بوجھ کر آمدنی چھپانے پر جرمانہ کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے۔ اس نوٹس کے مطابق انکم ٹیکس افسر نے ایک اور حکم جاری کیا جس میں 68,501 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ جرمانے کے دونوں احکامات کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر میں اپیل کنندہ کی اپیل مسترد کر دی گئی۔ اپیل پر ٹریبیونل نے جرمانے کا پہلا حکم منسوخ کر دیا لیکن دوسرے کی تصدیق کر دی۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے اس سوال کا حوالہ عدالت عالیہ کو حاصل کیا: "کیا تشخیصی سال 1951-52 کے اصل ریٹرن میں چھپانے پر جرمانے کے طور پر 68,501 روپے کا محصول قانونی ہے؟" عدالت عالیہ نے اس

سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ خصوصی اجازت کی اپیل پر یہ زور دیا گیا کہ جرمانے کا دوسرا حکم غیر قانونی تھا کیونکہ ایک چھپایا ہوا تھا اور اس سلسلے میں 20,000 روپے کا جرمانہ پہلے عائد کیا گیا تھا، کہ جرمانے کا دوسرا حکم دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا جب کہ پہلا حکم برقرار تھا اور اسی وجہ سے دوسرے حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے؛ اور یہ حقیقت کہ پہلے حکم کو بعد میں ٹریبونل نے منسوخ کر دیا تھا، دوسرے حکم کو اپنے پیروں پر کھڑا نہیں کرے گا کیونکہ یہ شروع سے ہی کالعدم تھا جیسا کہ پہلے حکم کے کھڑے ہونے پر کیا گیا تھا۔

منعقد: (i) اعتراضات کو مسترد کیا جانا چاہیے۔ انکم ٹیکس افسر کے پاس دوسرا حکم دینے کا مکمل دائرہ اختیار تھا اور وہ اس دائرہ اختیار سے محروم نہیں ہوگا کیونکہ اس نے پہلے کے حکم کو واپس لینا چھوڑ دیا تھا، حالانکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی چھپانے کے سلسلے میں دونوں احکامات کو بیک وقت نافذ نہیں کیا جاسکتا یا ایک ساتھ کھڑا نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جب انکم ٹیکس افسر نے صحیح حقائق کا پتہ لگایا اور محسوس کیا کہ اس سے کہیں زیادہ جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے، تو وہ پہلے کے حکم کو واپس لینے اور زیادہ جرمانہ عائد کرنے کا ایک اور حکم منظور کرنے کا حقدار تھا۔ اگر اس نے پہلے کے حکم کو واپس لینے میں غلطی کی ہوتی تو دوسرا حکم کالعدم نہیں ہوتا۔

(ii) موجودہ معاملے میں پہلے کا حکم منسوخ ہونے اور منسوخی پر کوئی اعتراض نہ ہونے کی وجہ سے صرف ایک حکم ہے، جو کہ ایک قانونی حکم ہے۔

سی دی گووندراجولوا سیر بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس، 16 آئی ٹی آر 391 ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی دیوانی اپیل نمبر 878۔

1959 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 40 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 13 اپریل 1960 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے آر جے کولہ، جے بی دادا چنچی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

این ڈی کرکھانیس اور آراین سچتے، مدعا علیہ کے لیے۔

25 نومبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سار کر۔ جے۔ یہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت اسے بتائے گئے مقدمے پر بمبئی میں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل ہے اور مندرجہ ذیل سوال کا مثبت جواب دیا گیا ہے :

"کیا تشخیصی سال 1951-52 کے اصل واپسی میں چھپانے پر جرمانے کے طور پر 68,501 روپے کا محصول قانونی ہے؟"

یہ سوال اپیل کنندہ، ایک فرم، کے سال 1951-52 کے لیے تشخیص میں پیدا ہوا جس کے سلسلے میں اکاؤنٹنگ سال 1950 کا کیلنڈر سال تھا۔ تشخیص کنندہ نے سورت میں کاروبار کیا۔ اس کی بنکاک میں ایک شاخ تھی جس میں وہ بھارت سے کپڑا برآمد کرتی تھی۔ برانچ نے مقامی طور پر بھی خریداری کی اور انہیں فروخت کیا۔ پچھلی جنگ عظیم کے دوران بنکاک میں کاروبار رک گیا تھا لیکن دشمنی کے خاتمے کے بعد اسے دوبارہ شروع کر دیا گیا۔

تشخیصی سال 1949-50 کے لیے اپنے واپسی میں ٹیکس دہندہ نے بنکاک برانچ کا کوئی منافع شامل نہیں کیا لیکن کہا کہ بنکاک برانچ کی اکاؤنٹس کی کتابیں دستیاب نہیں ہیں اور اس لیے اب اس کے منافع کا تخمینہ کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ دفعہ 34 یا 35 کے تحت کارروائی کی جاسکے۔ اس کے بعد سورت کی کتابوں میں ظاہر ہونے والی بنکاک برانچ کو برآمد پر 5 فیصد منافع کی بنیاد پر تشخیص کی گئی۔

سال 1950-51 کے لیے پھر واپسی میں بنکاک برانچ کا کوئی حوالہ نہیں تھا اور اس سال بھی ایسا ہی تخمینہ لگایا گیا تھا۔ سال 1951-52 کے لیے بھی بنکاک کے کاروباری منافع کو نہیں دکھایا گیا تھا لیکن 11 جنوری 1952 کو انکم ٹیکس افسر نے قانون کی دفعہ 22(4) کے تحت ٹیکس دہندہ کو نوٹس جاری کیا کہ وہ متعلقہ کتابوں کے ساتھ منافع اور نقصان اکاؤنٹ اور تختہ واصل باقی پیش کرے۔ ٹیکس دہندہ نے 29 جنوری 1952 کو یہ الزام لگاتے ہوئے اپنے آپ کو معاف کر دیا کہ کتابیں بنکاک میں ہیں اور منافع و نقصان کا کھاتہ اور تختہ واصل باقی اس وقت تک نہیں بنائی جاسکتی جب تک کہ اس کے ساتھی ہتم بھائی اے مالبری ذاتی طور پر وہاں نہ جائیں اور اس بات کا کوئی یقین نہ ہو کہ وہ وہاں کب جائیں گے اور وعدہ کیا کہ اگلے سال 1950 کے کیلنڈر سال کے یہ کھاتے پیش کیے جائیں گے۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے بنکاک برانچ کی فروخت کا تخمینہ 7,50,000 روپے اور اس پر خالص منافع کا 5 فیصد لگایا، جو 37,500 روپے تھا۔ یہ تشخیص 31 جنوری 1952 کو کی گئی تھی۔ اسی دن انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 28(3) کے تحت ایک نوٹس جاری کیا جس میں ٹیکس دہندہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ 1950 کی آمدنی کی تفصیلات کو چھپانے کے لیے دفعہ 28(1)(سی) کے تحت جرمانہ کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے۔ اس نوٹس پر ٹیکس دہندہ کو سنا گیا اور 22 جنوری 1954 کو انکم ٹیکس افسر نے اس پر 20,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا کیونکہ اس کی وضاحت قابل قبول نہیں تھی۔

اس دوران سال 1952-53 کے لیے تشخیص کی کارروائی شروع ہو گئی تھی اور اس سال بھی ٹیکس دہندہ نے پچھلے سالوں کی طرح ہی رویہ اپنایا۔ تاہم انکم ٹیکس افسر اصرار کر رہا تھا اور اس لیے مختلف التوا کے بعد ٹیکس دہندہ کو 17 اگست 1953 کو بنکاک برانچ کے کھاتوں اور کتابوں کو پیش کرنا پڑا۔ ان کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ 1950 کے کیلنڈر سال میں ٹیکس دہندہ نے 1,25,520 روپے کا منافع کمایا تھا۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے اس سمنٹ سال 1951-52 کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت کارروائی شروع کی اور ٹیکس دہندہ کو واپسی جمع کرانے کا نوٹس دیا۔ اس کے بعد ٹیکس دہندہ نے 1950 کے کیلنڈر سال کے منافع کو درست طریقے سے بیان کرتے ہوئے ایک واپسی جمع کرایا۔ انکم ٹیکس افسر نے 8 اپریل 1954 کو دفعہ 28(3) کے تحت مزید یاد دہانی جاری کرنے کی ہدایت کے بعد اس تشخیص کو مکمل کیا جس میں ٹیکس دہندہ کو یہ وجہ دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ 1950 کی اپنی آمدنی کی تفصیلات جان بوجھ کر چھپانے پر جرمانہ کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے۔ اس نوٹس کے مطابق انکم ٹیکس افسر نے 28 فروری 1957 کو ایک اور حکم جاری کیا جس میں 68,501 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ اس لیے سزا کے دو احکامات تھے۔

ٹیکس دہندہ نے جرمانے کے مذکورہ بالا دونوں احکامات کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر سے اپیل کی لیکن اپیلیٹ مسٹر دکردی گئیں۔ آمدنی کی تشخیص کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ٹیکس دہندہ نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا، "ایک جرم کو دو کارروائیوں میں تقسیم کرنے میں محکمہ کی کارروائی کو سمجھنا واقعی مشکل ہے۔ جہاں تک 23 (3) تشخیص کی بنیاد پر محصولات کا تعلق ہے، ایسا لگتا ہے کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے کیونکہ اس مرحلے تک محکمہ کوئی جرم ثابت کرنے اور اسے گھرانے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ یہ اب بھی تخمینے کے علاقے میں تھا۔ 20,000 روپے کا محصول مکمل طور پر ادا کرنا پڑتا ہے۔ 68,501 روپے کا محصول بالکل مختلف ہے۔ اس واضح علم کے ساتھ کہ انکم ٹیکس افسر نے حاصل کیا تھا کہ سال کا منافع 1,25,520 روپے تھا، اس نے ٹیکس دہندہ کے خلاف چھپانے کا جرم واضح طور پر ثابت کر دیا ہے۔ سزا بالکل زیادہ نہیں ہے اور اسی کے مطابق اس کی تصدیق ہوتی ہے۔" ریونیو حکام نے جرمانے کے پہلے حکم کی منسوخی پر کبھی سوال نہیں اٹھایا۔

اس کے بعد ٹیکس دہندہ نے اس سوال کا حوالہ عدالت عالیہ کو حاصل کیا جو ہم نے اس فیصلے کے آغاز میں بیان کیا ہے۔ اس سوال پر غور کیا جائے گا، صرف 1950 کی آمدنی کی تفصیلات چھپانے کے لیے دفعہ 28 (3) کے تحت دوسرے نوٹس کے مطابق عائد 68,501 روپے کے جرمانے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ مشاہدہ کرنا ہوگا کہ دفعہ 34 کے تحت شروع کی گئی کارروائی میں دائر ریٹرن میں، ٹیکس دہندہ نے درست تفصیلات پیش کیں اور اس نے کتابیں بھی پیش کیں۔ لہذا اس نے اس سلسلے میں کوئی ڈیفالٹ نہیں کیا تھا۔ اس لیے یہ نوٹس آمدنی کو اصل میں چھپانے کے حوالے سے لیا جانا چاہیے۔ ٹیکس دہندہ جانتا تھا اور یہ وہ چیز ہے جو ٹریبونل نے پائی تھی اور یہ ایک ایسی حقیقت کا نتیجہ ہے جو عدالت پر اس حوالے میں پابند ہے کہ اس کا منافع 1,25,520 روپے تھا اور اس نے اصل میں اس منافع کا انکشاف نہیں کیا تھا اور نہ ہی متعلقہ کتابیں پیش کی تھیں لیکن انکم ٹیکس افسر کو 37,500 روپے کے اس منافع کے تخمینے پر آگے بڑھنے کی اجازت دی۔ عدالت عالیہ میں یہ دلیل دی گئی کہ اسی چھپانے کے سلسلے میں اس طرح دو جرمانے شامل تھے، یعنی ایک 20,000 روپے میں سے اور دوسرا 68,501 روپے کا۔ عدالت عالیہ نے ٹیکس دہندہ کی اس دلیل سے اتفاق کیا کہ ایک جیسے حقائق کے سلسلے میں دو جرمانے نہیں لگائے جاسکتے لیکن اس نے فیصلہ دیا کہ اس معاملے میں جرمانے ایک ہی حقائق پر نہیں لگائے گئے تھے۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ اصل تشخیص مکمل طور پر ایک تخمینے کی بنیاد پر تھی اور دوسری تشخیص پوشیدہ آمدنی کے مکمل حقائق کے علم کے بعد تھی۔

اس عدالت میں مسٹر کولواہ نے زور دے کر کہا ہے کہ جرمانے کا دوسرا حکم غیر قانونی تھا کیونکہ اس میں ایک چیز چھپائی گئی تھی اور اس سلسلے میں پہلے 20,000 روپے کے جرمانے کا حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جرمانے کا دوسرا حکم دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جب کہ پہلا حکم برقرار ہے اور اسی وجہ سے دوسرے حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ حقیقت کہ پہلا حکم بعد میں ٹریبونل کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا، دوسرے حکم کو اپنے پیروں پر کھڑا نہیں کرے گا کیونکہ یہ شروع سے ہی کالعدم تھا جیسا کہ پہلا حکم آنے پر کیا گیا تھا۔

ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی چھپانے کے سلسلے میں جرمانے کے دو احکامات قائم نہ ہوں لیکن یہ دائرہ اختیار کا سوال نہیں ہے۔ اس سیشن کے تحت جرمانے کا تعلق ٹیکس کی اس رقم سے ہونا چاہیے جو اگر ٹیکس دہندہ چھپانے سے

بچ جاتا تو بچ جاتی۔ اس معاملے میں ایک تخمینے کے ذریعے آمدنی کا اندازہ لگانے کے بعد انکم ٹیکس افسر نے اس تخمینے کی بنیاد پر جرمانہ عائد کیا۔ بعد میں جب اس نے صحیح حقائق کا پتہ لگایا اور محسوس کیا کہ اس سے کہیں زیادہ جرمانہ عائد کیا جاسکتا تھا، تو وہ پہلے کے حکم کو واپس لینے اور زیادہ جرمانہ عائد کرنے کا ایک اور حکم منظور کرنے کا حقدار تھا۔ اگر اس نے پہلے کے حکم کو واپس لینے میں غلطی کی ہوتی تو دوسرا حکم کالعدم نہیں ہوتا۔ اس کے پاس دوسرا حکم دینے کا مکمل دائرہ اختیار تھا اور وہ اس دائرہ اختیار سے محروم نہیں ہوگا کیونکہ اس نے پہلے کے حکم کو واپس لینا چھوڑ دیا تھا، حالانکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دونوں احکامات کو بیک وقت نافذ نہیں کیا جاسکتا تھا یا ایک ساتھ کھڑا نہیں کیا جاسکتا تھا۔ تاہم، موجودہ معاملے میں پہلے کا حکم منسوخ ہونے اور منسوخی پر کوئی اعتراض نہ ہونے کی وجہ سے، ہمارے پاس صرف ایک حکم ہے اور یہ کہ پہلے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، ہمارے خیال میں، ایک قانونی حکم ہے۔

یہ بھی کہا گیا کہ جب جرمانے کا پہلا حکم منظور کیا گیا تو انکم ٹیکس افسر کے پاس مکمل حقائق موجود تھے جو زیادہ جرمانے کے نفاذ کو جائز قرار دیتے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ جرمانے کا پہلا حکم 22 جنوری 1954 کو منظور کیا گیا تھا جبکہ حقیقی صورتحال کا انکشاف کرنے والی کتابیں 17 اگست 1963 کو انکم ٹیکس افسر کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔ یہ دعویٰ کیا گیا کہ اس کے باوجود اس نے کم جرمانہ عائد کرنے کا حکم منظور کیا، اسے بعد میں اس حکم کو تبدیل کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس دلیل کی حمایت میں سی وی گو وندر جو لو آئیر بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس (1) کا حوالہ دیا گیا تھا۔ وہاں یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 23 (3) کے تحت اصل کارروائی اور اسی مدت کے سلسلے میں دفعہ 34 کے تحت کارروائی مختلف تھی اور مؤخر الذکر کی کارروائی میں اصل کارروائی کے سلسلے میں چھپانے پر جرمانہ عائد نہیں کیا جاسکتا۔ راجا منار چیف جسٹس نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور کہا کہ "جب تک دفعہ 34 کے تحت کارروائی اصل تشخیص کے طور پر اسی مدت کے لیے تشخیص سے متعلق ہے، انکم ٹیکس افسر دفعہ 28 (1) کے تحت اس کے لیے کھلی کسی بھی بنیاد پر جرمانہ عائد کرنے کا اہل ہوگا، حالانکہ یہ پیشگی کارروائی سے متعلق ہے۔" تاہم انہوں نے مزید مشاہدہ کیا، "اس کے اختیار کی ایک ممکنہ اہلیت ہو سکتی ہے، اور وہ تب ہے جب ڈیفالٹ یا ایکٹ جو جرمانے کے نفاذ کی بنیاد ہے، اس افسر کے علم میں تھا جس نے پیشگی کارروائی میں حتمی حکم منظور کیا تھا اور اگر وہ افسر اپنے سامنے کی کارروائی کے دوران دفعہ 28 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے میں ناکام رہا تھا۔ شاید اس صورت میں اس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہوگا۔" اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اپنی دلیل کی حمایت میں اس مؤخر الذکر مشاہدے پر انحصار کیا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ راجا منار چیف جسٹس اس اہلیت کو انکم ٹیکس افسر کے اختیار پر قانون کی تجویز کے طور پر بیان کرنا چاہتے ہیں۔ یہ یقینی طور پر اس کے سامنے مقدمے کے مقاصد کے لیے ضروری نہیں تھا۔ جیسا کہ فی الحال مشورہ دیا گیا ہے ہم اسے سبسکرائب کرنے کے طور پر نہیں سمجھنا چاہتے ہیں۔

لیکن فرض کریں کہ قانون کا یہ بیان درست ہے۔ اس کا موجودہ معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ جو کہا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر جرمانہ عائد کرنے والا طے شدہ اتھارٹی کے علم میں تھا جب اس نے سابقہ کارروائی میں حتمی حکم منظور کیا تھا تو بعد میں کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اب راجا منار چیف جسٹس ایک ایسے کیس سے نمٹ نہیں رہا تھا جس میں دو جرمانے عائد کیے گئے تھے۔ اس کے سامنے مقدمہ وہ تھا جس میں عام نوٹس کے مطابق کوئی ریٹرن دائر نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد دفعہ 34 کی کارروائی شروع کر دی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں تشخیص ہوئی اور اس پر جرمانہ عائد کرنے کا حکم منظور کیا گیا۔ اس لیے قابل چیف جسٹس کی طرف سے مذکورہ پیشگی کارروائی میں حتمی حکم، پیشگی کارروائی میں حتمی تشخیص کا حکم ہونا چاہیے۔ اب موجودہ معاملے میں پیشگی تشخیص کی کارروائی میں حتمی حکم 31 جنوری 1952 کو دیا گیا تھا اور اس تاریخ کو انکم ٹیکس افسر کو 1,25,520 روپے کی آمدنی کو چھپانے کا کوئی علم نہیں تھا۔ لہذا ہمیں ایسا لگتا

ہے کہ راجنار چیف جسٹس کا مشاہدہ مسٹر کولہ کی مدد نہیں کرتا ہے۔ ہم یہ بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ 22 جنوری 1954 کو منظور کیا گیا جرمانے کا پہلا حکم 31 جنوری 1952 کو جاری کردہ نوٹس کے مطابق تھا جس کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ نے 11 مارچ 1952 کو اپنی وضاحت پیش کی تھی۔ اس نوٹس کا تعلق 17 اگست 1953 کو کتابوں کی تیاری سے سامنے آنے والے کسی بھی چھپانے سے نہیں تھا اور اس لیے اس چھپانے پر ٹیکس دہندہ کو کبھی نہیں سنا گیا تھا۔ اس نوٹس پر جرمانے کا اندازہ لگانے میں بعد میں حاصل کردہ علم غیر متعلقہ ہوگا۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔